عورت امامت کی اہل ہے

مفتی عبیداللہ خاں عفیف۔ لاہور

سوال : جناب مفتی عبیداللہ صاحب

عورت کا جماعت کرانا درست ہے یا نہیں عورت کو جماعت کیلئے رسول خدا نے حکم دیا تھا یا نہیں یہ جماعت کس مجبوری کے تحت کرائی گئی تھی یا نہیں دوسرا مسلم عورت کی سربراہی کا ہے۔ آیا عورت سربراہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اسلئے کوئی ٹھوس ثبوت تحریر کریں۔

آپکا تابعدار محمد علی۔ الحدید بازار مغل مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت عورتوں کی جماعت فرض اور نفل دونوں نمازوں میں کراسکتی ہے۔ مگر وہ مرد امام کی طرح آگے کھڑی ہوکر امامت نہیں بلکہ امامت کے وقت عورتوں کی صف میں کھڑی ہوگی۔اور اس کے جواز کی درج ذیل احادیث پیش خدمت ہیں

عن ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا ...... فاستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فی دارھا موذنا فاذن لھا وفی روایۃ وجعل لھا موذنا یوذن لھا وامرھا ان تؤم اھل دارھا قال عبد الرحمن فانا رایت موذنھا شیخا کبیرا ۔ باب امامۃ النساء ابوداؤد مع عون المعبود ج ۱ ص ۲۳۰۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا حافظ قرآن تھی۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے گھر میں موذن رکھ لے تو آپؐ نے اس کو موذن رکھ لینے کی اجازت عنایت فرمادی اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک موذن مقرر کردیا جو اذان دیتا تھا اور آپ نے اس بی بی کو اپنے گھروالوں کی امامت کرانے کا حکم دیا۔ ان کا یہ موذن بوڑھا شخص تھا اس حدیث کے دو راوی ولید بن عبداللہ بن جمیع اور عبدالرحمان بن خلاد متکلم فیھما ہیں مگر امام ابن حبان نے ان دونوں کو ثقہ راوی قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ولید بن عبداللہ صحیح مسلم کا راوی ہے۔ علامہ عینی نے اسے حدیث صحیح کہا ہے۔ **قال ذکرھما ابن حبان فی الثقات' قال العینی فی شرح الھدایۃ فالحدیث اذن صحیح۔ التعلیق المغنی** ج ۱ ص ۴۰۴

(۲) **عن ریطۃ الحنفیۃ قالت امتنا عائشۃ فقامت بینھن فی الصلوۃ المکتوبۃ۔ الدار قطنی باب صلوۃ النساء جماعۃ و موقف امامھن۔** ج ۱ ص ۴۰۳ ' ۴۰۴۔ بی بی ریطہ حنفیہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہم کو فرض نماز پڑھائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئی تھیں۔

(۳) مصنف عبدالرزاق میں یہ حدیث اس طرح ہے۔ ان عائشۃ امتھن وقامت بینھن فی صلاۃ مکتوبۃ فی الصف۔ التعلیق المغنی ج ۱ ص ۴۰۵ عطاء تابعی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ وہ عورتوں امامت کراتی تھیں اور صف کے اندر کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ رواہ الحاکم ایضا من طریق ابن ابی لیلٰی۔ تلخیص الحبیر ج ۲ ص ۴۲

(۴) مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ حدیث ان الفاظ میں ہے۔ عن عطاء عن عائشۃ انھا کانت تؤم النساء تقوم معھن فی الصف۔ التعلیق المغنی ج ۱ ص ۴۰۵ عطاء تابعی سے روایت ہے کہ عائشہ فرماتی تھیں کہ وہ عورتوں کو امامت کرواتی تھی اور صف کے اندر کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ و رواہ الحاکم ایضا فی طریق ابن ابی الیلی۔ تلخیص الحبیر ج ۲ ص ۴۲

(۵) عن عمار الدھنی عن حجیرۃ بنت حصین قالت امتنا ام سلمۃ فی صلاۃ العصر فقامت بیننا۔ حدیث رواہ حجاج بن بن ارطاۃ عن قتادہ فوھم وخالفتہ الحفاظ شعبتہ وسعید وغیر ھما۔ الدار قطنی ج ۱ ص ۴۰۵ جحیرہ بنت حصین کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہم عورتوں کی عصر کی نماز پڑھائی پس کھڑی ہوئیں ہمارے درمیان۔ حجاج بن ارطاۃ راوی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر امام ابن حجر ارقام فرماتے ہیں اخرج الشافعی وابن ابی شیبتہ وعبدالرزاق ثلاثھم عن ابی عیفہ عن عمار الدھنی عن امراۃ من قومہ یقال لھا حجیرۃ عن ام سلمۃ انھا امتھن فقامت وسطا ولفظ عبدالرزاق امتنا ام سلمتہ فی صلاۃ العصر فقامت بیننا۔ تلخیص الحبیر ج ۲ ص ۴۲۔

(۶) وقال النووی سندہ صحیح واخرج ابن ابی شیبتہ عن علی بن مسھر عن سعید عن قتادہ عن ام الحسن انھا رات ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تئوم النساء فتقوم معھن فی صفھن التعلیق المغنی ج ۱ ص ۴۰۵ بی بی ام الحسن کہتی ہے کہ میں نے ام سلمہ کو عورتوں کی امامت کراتے ہوئے دیکھا وہ عورتوں کی صف میں کھڑی ہوکر امامت کراتی تھیں۔

(۷) اخرج عبدالرزاق فی مصنفہ اخبرنا ابراہیم بن محمد عن داؤد بن الحصین عن عکرمتہ عن ابن عباس قال تؤم المراۃ النساء تقوم وسطھن۔ التعلیق المغنی ج ۱ ص ۴۰۴ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ عورت عورتوں کی امامت کرائے اور ان کے درمیان کھڑی ہوا کرے۔

(۸) شراح حدیث کی فیصلہ کن آراء۔ امام محمد بن اسماعیل الکحلانی ارقام فرماتے ہیں۔ والحدیث (حدیث ورقہ) دلیل علی صحتہ امامتہ المراۃ اھل دارھا وان کان فیھم الرجل سبل السلام ج ۲ ص ۳۵ کہ ام ورقہ والی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے گھر والوں کی امامت کراسکتی ہے خواہ ان میں آدمی بھی ہو۔

(۲) امام شمس الحق فیصلہ کرتے ہیں کہ **ثبت من ھذا الحدیث ان امامۃ النساء وجماعتھن صحیحۃ ثابتۃ من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عون المعبود۔** ج ۱ ص ۲۳۰۔ کہ عورتوں کا آپس میں امامت کرنا اور جماعت کے ساتھ پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بالکل صحیح اور ثابت حقیقت ہے۔

نیز اپنی دوسری کتاب میں ارقام فرماتے ہیں۔ **وھذہ الروایات کلھا تدل علی استحباب امامۃ المراۃ للنساء فی الفرائض والنوافل وھذا ھو الحق وبہ یقول الشافعی والاوزاعی والثوری واحمد وابوحنیفہ وجماعۃ رحمھم اللہ۔ التعلیق المغنی** ج ۱ ص ۴۰۵ کہ یہ تمام حدیثیں دلیل ہیں کہ ایک عورت کا امام بن کر دوسری عورتوں کو فرضی اور نفلی نمازیں باجماعت پڑھانا مستحب ہے۔ امام شافعی۔ امام اوزاعی۔ امام سفیان ثوری۔ امام احمد امام ابوحنیفہ اور علماء کی ایک جماعت کا یہی قول اور فتویٰ ہے۔

(۳) امام عبدالجبار غزنوی کا فتویٰ: آپ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں کہ مطلق امامت اور جماعت کرانا عورتوں کو منع نہیں۔ عورتوں کے واسطے عورت کی امامت جائز ہے مگر آگے کھڑی نہ ہووے سب کے بیچ کھڑی ہوئے۔ فتاوے غزنویہ ص ۴۲۔ فتاویٰ علماء حدیث ج ۲ ص ۱۸۷

(۴) السید محمد سابق مصری (محقق دور حاضر) زیر عنوان استحباب امامۃ المراۃ للنساء لکھتے ہیں کہ عورتوں کے لئے کسی عورت کی امامت مستحب ہے کیونکہ حضرت عائشہ عورتوں کی صف میں کھڑی ہوکر ان کی امامت کرایا کرتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ام ورقہ کے لئے موذن مقرر کیا تھا اور اس کو اپنے گھروالوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ فقہ السنۃ ج ۱ ص ۲۰۰

(۵) مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے مطابق علامہ کمال ابن ہمام کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ عورت کی امامت جائز ہے بذل المجھود ج ۱ ص ۳۳۱

فیصلہ۔ مندرجہ بالا سات روایات بحیثیت مجموعی اس مسئلہ میں مضبوط ترین دلیل اور فیصلہ کن فتویٰ یہی ہے کہ ایک عورت دوسری عورتوں کی صف کے درمیان کھڑی ہوکر فرائض اور نوافل میں ان کی امامت کراسکتی ہے۔ اور اس کی امامت بلاشبہ صحیح اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عین سنت ہے اس سنت کو کسی فرضی مجبوری پر محمول کرنا یا اس کو منسوخ خیال کرنا سراسر غلط اور سنت کے خلاف ہے۔ غرضیکہ یہ سنت کل بھی جاری تھی اور آج بھی جاری ہے اور جاری رہے گی۔

ھذا ما عندی واللہ تعالی اعلم بالصواب